

قانون وانصاف کمیشن پاکستان

صوتی نظام کے بے جا استعمال کی ممانعت

Prohibition of Misuse of Sound System

ماحولیاتی آلودگی میں روز افزوں اضافے کی وجہ معاشرے میں بڑھتا ہوا شور شرابا بھی ہے۔ یہ شور روزانہ سڑکوں پر چلنے والی بے ہنگم ٹریفک، لاؤڈ اسپیکر اور صوتی آلات کے استعمال کے بے جا استعمال کے باعث بھی ہے۔ گزشتہ کچھ عرصے سے یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ان صوتی آلات یعنی لاؤڈ اسپیکرز، میگافون اور دیگر آلات کے ذریعے دہشت گردی اور فرقہ واریت کو بھی بڑھا دیا گیا ہے یعنی شریکینہ صنفرت انگیز تقاریر اور بیانات کی تشہیر کے لیے ان آلات کا استعمال کرتے ہیں جس سے عوام میں بے چینی اور سراسیمگی پیدا ہوتی ہے۔ یہ تقاریر عوامی جذبات کو بہکا کر دنگا فساد اور مذہبی فرقہ وارانہ منافرت پھیلانے کا موجب بنتی ہیں۔ لہذا حکومت سندھ اور پنجاب میں صوتی نظام کے بے جا استعمال کے تدارک کا قانون نافذ کیا ہے۔ ان قوانین کے نفاذ کا مقصد لاؤڈ اسپیکرز کے ناجائز اور متنازع استعمال کو روکنا ہے جو نقض امن عامہ کا موجب ہو یا فرقہ وارانہ فسادات اور دہشت گردی کو ہوا دے۔

ساؤنڈ سسٹم کے استعمال پر پابندی (دفعہ ۳):

متذکرہ بالا قوانین کی دفعہ 3 کے تحت کسی بھی شخص کے لیے ایسے ساؤنڈ سسٹم کا استعمال یا اس میں معاونت فراہم کرنا ممنوع ہے جس کی وجہ سے علاقے میں بے وجہ اور غیر ضروری شور پیدا ہو جو ناراضگی، غصے، اشتعال انگیزی، جذبات مجروح کرنے یا صحت عامہ، امن عامہ اور تحفظ عامہ میں خلل کا باعث بنے۔ علاوہ ازیں قوانین ہذا کی رو سے کوئی بھی شخص ایسے ساؤنڈ سسٹم کا استعمال نہیں کر سکتا جو ان مجوزہ خصوصیات کا حامل نہ ہو جن کا تعین صوبائی حکومتیں وقتاً فوقتاً بذریعہ نوٹیفکیشن کریں گی۔

ساؤنڈ سسٹم کے استعمال کے قواعد (دفعہ ۴):

کسی بھی شخص کے لیے صوتی نظام کو درج ذیل طریقوں سے استعمال کرنے، کیے جانے یا استعمال کرنے کی کوشش کرنے کی ممانعت ہے؛

(الف) کسی عوامی جگہ پر اس طرح استعمال کرنا کہ اس سے علاقے کے مکینوں کو نقصان پہنچے یا ان لوگوں میں غم و غصہ پیدا ہو؛

(ب) درج ذیل علاقوں یا جگہوں میں بھی صوتی نظام کے استعمال کی ممانعت ہے۔

(i) عبادت گاہوں میں جب یہ عبادت میں خلل کا باعث بنے؛

(ii) ایسی جگہ پر جہاں ہسپتال میں داخل مریضوں کو دن رات طبی سہولیات مہیا کی جاتی ہوں (جبکہ صوتی نظام کا

استعمال ان کے آرام میں خلل کا باعث ہو)؛

(iii) کسی تعلیمی ادارے، عدالت یا ہسپتال جہاں مریض داخل ہوں یا کسی دیگر ادارے کے دفاتر میں دوران اوقات

کارز یا وہ آواز میں یا اس طرح استعمال کیا جائے کہ صوتی نظام کے استعمال سے ادارے کی کارکردگی میں خلل

پڑنے کا اندیشہ ہو؛

(iv) کسی گھر یا ایسی جگہ پر جسے انسانی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہو؛

(ج) کسی عبادت گاہ میں صوتی نظام کو اس قدر آواز کے ساتھ استعمال کیا جانا کہ مذکورہ عبادت گاہ کی چار دیواری سے دس گز تک

کے فاصلے پر اس کی آواز سنائی دے؛ یا

(د) کسی عوامی یا نجی جگہ پر فرقہ وارانہ اور کسی دوسری قسم کے متنازعہ بیانات دینے کے لیے اس کا استعمال کرنا کہ اگر وہ بیانات

مذکورہ جگہ کی حدود یا احاطے سے باہر سنے جائیں تو ان سے نقص امن پیدا ہونے کا اندیشہ ہو۔

مستثنیات: (دفعہ 4(2))

تاہم صوتی نظام کے ممنوعہ استعمال پر دفعہ (3) کی ذیلی دفعہ ((2) کے تحت عائد پابندی کی چند مستثنیات بھی ہیں جو کہ درج

ذیل ہیں؛

(1) عبادت گاہوں/مساجد میں برائے اذان، خطبہ جمعہ، خطبات عیدین یا اعلانات برائے فوجی اور افراد یا اشیاء کی گمشدگی کے

اعلانات کے لیے بیرونی صوتی نظام کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

(2) کسی عوامی جگہ پر معقول اوقات میں حکومت یا حکومت کے مجاز نمائندہ کی اجازت سے صوتی نظام استعمال کیا جاسکتا ہے تا

ہم صوتی نظام کا استعمال اجازت نامے میں درج شرائط کے تابع ہوگا۔

جائزہ/جائچ پڑتال (دفعہ 5):

مقامی تھانے کے انچارج آفیسر کو اختیار حاصل ہے کہ مجوزہ باقاعدہ وقفوں سے ہر عبادت گاہ/مسجد وغیرہ میں نصب صوتی

نظام/ساؤنڈ سسٹم کا جائزہ لے سکے تاکہ قوانین پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ مذکورہ جائچ پڑتال کا مجوزہ طریقے سے ریکارڈ بھی رکھا

جائے گا۔

سزا (دفعہ 6):

صوتی نظام کے استعمال پر عائد پابندی یا قواعد سے انحراف کرنے والے اشخاص چھ ماہ تک کی قید یا پچیس ہزار روپے سے

پچاس ہزار روپے تک جرمانے کے مستوجب ٹھہرائے جاسکتے ہیں۔

تحويل و ضبطی:

توانینِ ہذا کے تحت معاون سب انسپکٹر کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اُس صوتی نظام کو اپنے قبضہ میں لے لے جس کی بابت شبہ ہو کہ وہ قوانینِ ہذا کے تحت جرم کے ارتکاب میں استعمال کیا گیا ہے۔ اسی طرح مقدمے کی کارروائی کے دوران عدالت بھی صوتی نظام اور اُن آلات کی ضبطی کا حکم دے سکتی ہے جو قانونِ ہذا کے تحت جرم کے ارتکاب میں استعمال ہوئے ہوں۔

قابلِ راضی نامہ جرم:

پنجاب میں رائج صوتی نظام کے استعمال کے قانون مجریہ 2015ء کی دفعہ 9 قانونِ ہذا کے تحت ارتکاب کردہ جرائم کو قابلِ مصالحت قرار دیتی ہے۔ مذکورہ شق کے مطابق حکومت یا حکومت کے مجاز افسر کو اختیار حاصل ہے کہ وہ مقدمے کے دوران کسی بھی مرحلے پر پچیس ہزار روپے تک جرمانے کی ادائیگی کے عوض جرم میں راضی نامہ کر لے تاہم اگر مجرم قانونِ ہذا کے تحت پہلے ہی سزا یافتہ ہو تو دوبارہ ارتکاب پر جرم قابلِ راضی نامہ نہ ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے درج ذیل پتے پر رابطہ کریں۔

غنائم سحر

ریسرچ آفیسر III

قانون و انصاف کمیشن

سیکینڈ فلور، سپریم کورٹ (بلڈنگ)،

اسلام آباد۔